www.oqasa.org

مشرق وسطی، کشمیر، کوسووا،بوسینیا، انڈونیشیا، ایران ،عراق، افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ اسلامی ممالک کے عوام کا بے پناہ قتال۔جمہوریت کے مذہب کش مغربی ترقی یافتہ اقوام کے فرعونی دہشت گردوں کی مسلم امہ پر یلغار۔

عنایت اللہ

۱۔ ملک کا نظم ونسق کیسے چل رہا ہے ۔ملک میں کون کون سی بیرونی ایجنسیاں کام کر رہی ہیں ۔ملکی سربراہ کن کے اشاروں پر حکمرانی کا تاج پہنتے ہیں۔افغانستان کی حکومت کو کیوں ختم کیا گیا۔اتنا یاد ہے کہ وہ ایک غریب اور کمزور اور آزاد ملک تھا۔اس کے حکمران اسلامی نظریات کے پیروکار تھے ۔دین اسلام اور شورائی نظام ان کا سرکاری مذہب تھا۔ان کی مجلس شوریٰ دیندار اور صالحہ افراد پر مشتمل تھی۔

افغانستان اور روس کی جنگ کے بعد ان کی زبوں حالی اور خستہ حالی دنیائے عالم کے سامنے عیاں تھی۔اس ملک کے عوام اور حکمران دونوں نے مل کر روس کی یلغار کو روکا۔امریکہ نے اپنے دائرہ اثر کو قائم رکھنے اور اپنے حقوق کے تحفظ کی خاطر ایک اتحادی ملک کی شکل میں افغانستان کی بھرپور مدد کی۔انفرادی قوت افغانستان کی تھی اور اسلحہ کی فراہمی اور ہر قسم کے جنگی ساز و سامان کی امداد مہیا کرنے کی ذمہ داری امریکہ کی تھی۔امریکہ کسی صورت میں بھی روس کی ایشیا میں بالادستی قبول کرنے کیلئے تیار نہ تھا۔امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کو ہر قیمت پر روس کی یلغار کو روکنا درکار تھا۔اصل میں یہ جنگ مغربی ممالک اور امریکہ کی تھی جو روس کے خلاف لڑی گئی۔لیکن اصل میں یہ جنگ افغانستان کی عوام نے روس کے خلاف لڑی۔جس میں انہوں نے کم از کم پانچ سات لاکھ جانوں کی قربانی دی۔اور بیشمار لوگ اس جنگ میں زخمی ہوئے۔ملک کی عمارتیں،ہسپتال،سکول،مسجدیں،کھیت اور بستیوں کی بستیاں ویران اور نیست و نابود اور خاکستر ہو گئیں۔

۲۔ افغانستان معاشی اور معاشرتی طور پر تباہ ہو گیا۔روس ٹوٹ کر بارہ ریاستوں میں تقسیم ہو گیا۔اور یہ عالمی قوت ریزہ ریزہ ہو گئی۔ جنگ ختم ہونے کے بعد امریکہ کا عمل دخل بھی افغانستان میں منقطع ہوتا گیا۔کیونکہ افغان قوم کسی کی حکمرانی قبولتی نہیں۔جس کی وجہ سے امریکہ کو واپس لوٹنا پڑا۔لیکن اس کے دل میں یہ کسک موجود تھی۔کہ وہ افغانستان میں پاؤں نہ جما سکا۔کیونکہ افغانستان کے عوام کی تاریخ شاہد ہے۔کہ انہوں نے کسی بھی قوم یا حکمران کی بالادستی کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا۔لیکن اس جنگ کو جیتنے کا امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا مقصد تو حل نہ ہوا۔وہ تو روس اور روسی ریاستوں اور چین کے سر پر سوار ہونا چاہتا تھا۔اور اگلی منزل کا سفر ہر قیمت پر جاری رکھنا چاہتا تھا۔

افغانستان کو زیر کرنے کیلئے جب کوئی سیاسی چال یا دولت کا لالچ کام نہ کر سکا۔تو امریکہ کے سیاستدانوں اور حکمرانوں اور جنگی جنونی دانشوروں نے افغانستان پر حملہ کرنے اور فتح کرنے اور قبضہ کرنے کی ٹھان لی۔کہ وہ اپنی مرضی کی حکومت قائم کر کے اپنا مقصد پورا کر سکیں۔مغربی اتحادی ممالک کی تمام ہمدردیاں امریکہ کے ساتھ تھیں۔حملہ کرنے سے قبل ان کے جنگی دانشوروں اور جنگ مسلط کرنے کے ماہرین سکالروں نے سب سے پہلے میڈیا اور نشر و اشاعت کی جنگ کا آغاز کیا۔افغانستان کے خلاف بے بنیاد الزامات اور ان کے حکمرانوں کو ظالم، قا

قتل اورطرح طرح کے الزامات سے بدنام کرنا شروع کیا۔ جب کہ انہوں نے ملک میں بہت تھوڑے عرصہ میں امن اور عدل و انصاف قائم کرلیا تھا۔ انہوں نے القاعدہ بین الاقوامی تنظیم کا تعلق اسامہ بن لادن سے جوڑ دیا۔ اسامہ بن لادن کے اختلافات امریکی حکمرانوں کے ساتھ کیا تھے اور کیسے تھے۔ وہ کسی سے چھپے ہوئے نہیں تھے۔ پہلے تو انہوں نے اسامہ کو روس کے خلاف اکسایا، اس کو اور اس کے ساتھیوں کو جدید اسلحہ کی ٹریننگ دی۔ روس کے خلاف استعمال کیا۔ اس کی معاونت سے روس کو پاش پاش کیا۔ اس کی جوانمردی اور ہمت سے وہ اچھی طرح آگاہ تھے۔ بعد میں اس کو ایک خاص منصوبہ کے تحت دہشت گرد قرار دیتے رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ امریکہ عرب مما لک سے اسی طرح واپس چلا جائے جیسے وہ افغانستان سے گیا ہے۔ وہ ان کے مقاصد کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ تھی۔ اس کو وہ ہر قیمت پر ختم کرنا چاہتے تھے۔

۳۔ اس کے لئے وہ منصوبہ بندی کرتے رہے اور اسی دوران اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۱۱ ستمبر کا واقعہ اپنی ایجنسیوں کے ذریعہ از خود امریکہ کے دو ٹاوروں کو تباہی سے دوچار کروایا۔ چار پانچ ہزار افراد لقمہ اجل بنے۔ اس واقعہ کا ذمہ دار اسامہ بن لادن کو ٹھہرایا گیا۔ امریکہ نے افغانستانی حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کردے۔ لیکن انہوں نے ایک مہذب قوم کی طرح امریکہ کے حکمرانوں کو کہا۔ کہ اگر ان کے پاس اس سلسلے میں کوئی واضح ثبوت ہے تو وہ دنیا کو دکھائیں۔ تو ان کو اسامہ مہیا کردیا جائیگا۔ یا دنیا کے کسی اصول کے مطابق امریکہ اس پر عائد الزامات کا کوئی ثبوت یو این او کو مہیا کردے۔ تو وہ اسامہ بن لادن کو ان کے حوالے کردیں گے۔ امریکی حکمرانوں نے ایسا کرنے سے گریز کیا۔ اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے طاقت اور قوت کے زور پر جدید جنگی، بحری جہازوں پر لدے ہوئے، بمبار طیاروں کا رخ افغانستان کی طرف موڑ دیا۔ اپنے حواریوں کو ساتھ ملایا۔ افغانستان پر فضائی حملے جاری کردیئے۔ بستیوں کو خاکستر کردیا۔ شہروں کو ویرانوں میں بدل دیا۔ آبادیوں کو نیست و نابود اور صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ انسانوں اور حیوانوں کو گیس بموں، نائٹروجن بموں، جراثیمی بموں اور دو دو ہزار وزنی ڈیزی کٹر بموں کا استعمال کر کے ان کو تباہ کیا۔ عوام کو مختلف بیماریو ں میں مبتلا کردیا گیا۔ اور بیشتر کے اعضا فضاؤں میں بکھیرتے رہے۔ بے گناہ، معصوم، بچوں، بوڑھوں، نوجوانوں اور مستورات کا قتل عام کرتے رہے۔ اور غیر متعلقہ مخلوقات کو نشانہ عبرت بناتے رہے۔ انسانیت سوز اور بدترین درندگی کی تاریخ دہراتے رہے۔ کروز میزائلوں کی تباہی کی رینج کی پیمائش کرتے رہے۔ ان عالمی دہشتگردوں نے بیگناہ مخلوق خدا اور انکی املاک کو جدید اسلحہ کی برتری سے نیست و نابود اور کرش کر کے رکھ دیا اور افغانستان کی لڑائی جیت گئے۔ اور ان کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ انہوں نے نہ ختم ہونے والی عالمی جنگ کا آغاز کرلیا ہے۔ جو کئی نسلوں تک جاری رہے گی۔ اور دنیا کی تباہی کی وجہ بنے گی۔ کمزور اور غیر ترقی یافتہ اقوام کو عارضی طور پر بیوقوف بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن دنیا کا ضمیر زندہ ہے۔ اور حقائق سب کے سامنے ہیں۔ گلوبل لائف میں کوئی بھی حقیقت زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہ سکتی۔

۴۔ دنیائے عالم کے ترقی یافتہ مما لک کے اسلحہ ساز بدترین ظالم دہشت گرد حکمرانوں اور ان کے برعکس غیر ترقی یافتہ مما لک کے مظلوم، بے گناہ، کمزور اور بے ضرر معصوم غیر اسلحہ ساز مہذب انسانوں سے بھی دنیا کا ہر ملک اور ہر فرد واقف اور آشنا ہے۔ طاقتور اسلحہ ساز مما لک اور ان کے انسانی قتال کروانے والے بے رحم دہشت گرد سیاستدان، حکمران ایسے ہیں۔ جو کلمہ حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ

السلام،حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کا پڑھتے ہیں۔اور ان پیغمبران کے ماننے والے ہیں۔لیکن بدنصیبی کی انتہا یہ ہے کہ وہ عملی طور پر پیرو کار نمرود، ہامان، شداد اور فرعون کے بن چکے ہیں۔وہ مادیت اور اقتدار کے حصول میں گم ہو چکے ہیں۔ان کی اصلاح کرنا، ان کو راہ راست دکھانا، ان کو اخوت ومحبت کا درس دینا، ان کو اعتدال ومساوات کے نورانی علوم سے آشنا کروانا، ان کو عفوودرگذر کا عرفان دینا، ان کو پیار وشفقت کے الفاظ کی حرمت سمجھانا، ان کو دکھی دلوں اور بیماروں کی تیمارداری اور شفا کا نسخہ بتانا، ان کو دلوں پر حکومت کرنے کا گر سکھانا، ان کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ومقبول پیغمبران کی آغوش میں بٹھانا، بھولے بھٹکوں کو راہ راست دکھانا، ان پیغمبران کی امتوں کو ان کے روحانی فیوض کی طرف راغب کرنا۔جاہلوں کی جہالت دور کرنا اور غافلوں کو بیدار کرنے کے عمل کو جاری کرنے کے لئے ضروری ہے۔کہ اس دور کے دیدہ وروں، اہل بصیرت اور دانائے وقت محبوب ومقبول پیغمبران کی امتوں کے مذہبی پیشواؤں کو آگاہ کرنا، ان کو مخلوق خدا کی خدمت وادب کے مشن کی طرف راغب کرنا، تاکہ وہ ان ظالموں کو مظالم سے باز رکھنے کا طبیب فریضہ ادا کریں۔خدا بزرگ وبرتر کی بارگاہ میں اس التجا کی قبولیت کے لئے حاضر ہوں۔کہ ان کو اس جہنمی عمل سے نجات عطا فرماویں۔آمین۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی تعلیمات اور آسمانی نظریات اور مخلوق خدا پر رحمتوں اور شفقتوں کی بارشیں کرنے والی امت کا کیسا نصیب بگڑا کہ وہ معصوم وبے گناہ اور بے ضرر انسانیت کی قاتل بن کر ایسی ابھری کہ جس کی مثال انسانی تاریخ میں نایاب ہے۔تمام عیسائیت اور اس کے مذہبی پیشواؤں سے پوچھ لینا مناسب ہوگا۔کہ وہ مخلوق خدا کو بتائیں کہ کیا یہ روح القدس اور ان کی تعلیمات کو ماننے والے لوگ ہیں یا فرعون کے نظریات کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ اس دور کے امریکی سیاستدانوں، حکمرانوں کا کردار اقوام عالم پر پہلے بھی عیاں تھا۔اور اب مزید واضح ہونا شروع ہو چکا ہے۔کہ انہوں نے اور ان کے حواریوں نے دنیا کا امن اور سکون تباہ کر رکھا ہے۔مادی طاقت، وسائل اور جدید ہتھیاروں کی قوت نے ان کو فرعونی مے کا نشہ پلا رکھا ہے۔افغانستان کی جنگ کے بعد انہوں نے اپنا ہدف عراق کو بنایا۔اسی طرح صدام حسین کے خلاف انہوں نے بے بنیاد پراپیگنڈا کرنا شروع کر دیا۔کہ وہ ایٹم بم بنا رہا ہے۔ایٹمی مواد چیک کرنے والی انسپکٹروں کی کئی ٹیمیں عراق روانہ کیں۔لیکن ان کی رپورٹ کے مطابق عراق میں کسی قسم کا ایٹمی مواد نہ ملا۔لیکن طاقت کے فرعونوں نے یہ رٹ متواتر ومسلسل لگائے رکھی کہ عراق کے پاس ایٹمی مہلک ہتھیار موجود ہیں۔انہوں نے عراق کے خلاف میڈیا کی ایک طویل جنگ چھیڑ دی۔دنیا پر اپنی طاقت اور بالادستی کی بنیاد پر اپنے حواریوں کو ساتھ ملا کر ایک طویل عرصہ تک عراق کا گھیراؤ کئے رکھا۔اس کے ساتھ ہر قسم کی تجارت پر پابندی رہی۔بلکہ اس کی روزمرہ کی بنیادی کھانے پینے کی ضرورتوں کی عراق کو سپلائی کرنے پر پابندی لگا رکھی تھی۔ادویات اور بچوں کی خوراک جیسی بنیادی ضرورتیں تک عراق کے عوام کو مہیا نہ ہونے دیں۔عراق کے عوام ایک طویل عرصہ تک ان کے ظلم کا نشانہ بنتے رہے۔دنیا کے بیشتر ممالک ان ظالموں کے خلاف دلی نفرت کے جذبات کا اظہار بھی کرتے رہے۔ان کی اپنی عوام نے بھی ان کے خلاف آواز اٹھائی۔لیکن بغیر کسی کی پرواہ کئے اور بغیر کسی جواز کے وہ اپنے منصوبہ کی تکمیل کی طرف آگے بڑھتے رہے۔وہ یو این او کے ادارے کے تمام اصولوں کو روندتے چلے گئے۔آخر انہوں نے اپنے شیڈول کے مطابق عراق کا ہر طرف سے گھیراؤ کر لیا۔اسلحہ کے ڈھیر عراق کے اردگرد جمع کر لئے۔اور پھر ایک روز اس پر حملہ کر دیا۔امریکہ

اوراس کے حواریوں نے بے گناہ عوام،معصوم بچوں، بوڑھوں، نوجوانوں کوڈیزی کٹر بموں،میزائلوں، گیس بموں، نائٹروجن بموں اور ہر قسم کے مہلک ہتھیاروں کا نشانہ بناتے رہے۔انسانی اعضاءکو ہوا میں بکھیرتے، بستیوں، دیہاتوں، شہروں کو تباہ و برباد اور خاکستر کرتے چلے گئے۔آگ اور خون کی ہولی کھیلتے گئے۔ناحق مخلوق خدا کا قتال کرتے رہے۔عراق کو مسمار اور مسخ کرنے کا گھناؤنا کھیل کھیلتے رہے۔معصوم ، بے ضرر اور بے گناہ عوام الناس کے اعضا فضاؤں میں بکھیرتے اور انباروں کی شکل میں اکٹھے کرتے رہے۔یہ بے رحم، سفاک اور ظالم فرعونی قوت کے مالک انسانی لاشوں پر فتح کے بگل بجاتے رہے۔

۶۔ یہ کمزور، ناتواں عراقی تاریخ کی بدترین جدید اسلحہ کی لڑائی بری طرح ہار گئے۔اس کے بعد امریکیوں اور ان کے حواریوں نے عراق کا کونہ کونہ چھان لیا۔لیکن نہ ان کے پاس ایٹمی ہتھیار نکلے اور نہ ہی کوئی ایٹمی کلچر کی کوئی شے نکلی۔ان کے الزامات بے بنیاد اور جھوٹ پر مشتمل تھے۔دنیائے عالم کی عدالت میں یہ امریکی حکمران اور ان کے حواری عراق کے ناتواں عوام،معصوم بچوں، بے ضرر بوڑھوں، بے گناہ نوجوانوں، بے بس مستورات اور پوری انسانیت کے قتال کے ملزم ہی نہیں بلکہ مجرم ثابت ہو چکے ہیں۔یہ لڑائی جیت کر انسانیت کو ایک ایسی جنگ میں دھکیل چکے ہیں۔جس کے اثرات سے ان میں سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔یہ خیر اور شر کی جنگ ہے۔یہ ظالم اور مظلوم کی جنگ ہے۔یہ نیکی اور بدی کی جنگ ہے۔یہ عدل اور عدل کشی کی جنگ ہے۔یہ دین اور کفر کی جنگ ہے۔یہ موسیٰ اور فرعون کی جنگ ہے۔یہ جنگ ان جنگی دہشت گردوں کیخلاف خودکش حملہ آوروں کی پوری فوج تیار کرے گی۔ایک طرف ایٹم بموں اور ایٹمی بجلی گھروں، ایٹمی پلانٹوں، ایٹمی وار ہیڈوں، ایٹمی آبدوزوں، ایٹمی میزائیلوں، ڈیزی کٹر بموں، نائٹروجن بموں، گیس بموں اور لاتعداد جدید سامان حرب سے لدے ہوئے ممالک ہونگے۔اور دوسری طرف خودکش حملہ آوروں کی لاتعداد، انگنت افواج جن کا مقصد ان ذخائر کو آگ لگانا یعنی ان کو تباہ کرنا ہوگا جوان کی اور پوری دنیا کی تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔کوئی ظالم ان کو روک نہیں سکے گا۔ان تک خودکش حملہ آوروں کی رسائی کوئی ایسا مشکل کام نہیں۔اس آتش فشاں کو پھٹنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔سوائے مذہبی اور دینی نظریات کی روحانی تعلیم و تربیت سے ۔جمہوریت کے فرعونی نظام اور نظریات سے نجات حاصل کرنا عیسائیت اور مسلم امہ کی بنیادی ضرورت ہے۔مذہب کے نظریات کی بالادستی ہی مخلوق خدا کو ان فرعونی نسل کے ظالم اور درندوں کے نظریات شر سے بچا سکتی ہے۔

۷۔ یہ سب باطل، غاصب فرعونی نظریات پر مشتمل جمہوریت کی طرز حیات مذاہب سے دوری کی پیداوار ہیں۔ہم نے پیغمبران کی نورانی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر فرعون کی ظلمات کی تعلیمات کی پیروی شروع کر رکھی ہے۔اے انسانیت کے قاتلو! ذرا دلِ خبیر کی بات غور سے سن لو۔پوری انسانیت ایک ایسے مہلک مریض کی طرح ہے۔جس کے دم توڑنے سے پہلے ہچکیاں اور سسکیاں جاری ہو چکی ہوں۔قوت فرعون، نمرود، شداد اور ہامان کے مریدوں کے ہاتھ میں ہے۔مذاہب کی انسانیت پرور تعلیمات کو پس پشت ڈال کر مغرب کے دانشوروں کے نظریات پر مشتمل جمہوریت کے باطل، غاصب مذاہب کے خلاف قوانین وضوابط کا پھندا ڈال کر انسانیت کی روح قبض کی جارہی ہے۔پیغمبران اور ان کے روحانی، الہامی، آسمانی عدل و انصاف، اخوت و محبت، اخلاق واطوار، اعتدال و مساوات، خدمت و ادب، عفو و درگذر، صبر و تحمل کی قندیلوں کو بجھانے کی بالادستی وقت کے ظالم، بے رحم ترقی یافتہ ممالک کے سیاستدانوں، حکمرانوں کو سونپ دی

گئی ہے۔ جو دنیا میں کمزور، بے بس، معصوم اور بے گناہ انسانوں کا قتال کرنے اور مادیت اور اقتدار کے حصول کی جنگ جیتنے والی فوج، فرعون کی فوج تو کہلا سکتی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی امت کے سپاہی تو نہیں کہلا سکتے۔ انسانیت کو مغرب کے دانشوروں، سیاستدانوں کی تخلیق شدہ جمہوریت کی تقلید سے روکنا اور بچانا وقت کا اہم ترین فریضہ ہے۔ درویش اور فقیر منش انسان جاہلوں کو مذاہب کے نورانی علوم سے آشنا کرواتے اور غفلت میں ڈوبے ہوئے بنی نوع انسان کو بیداری کا پیغام پہنچاتے رہتے ہیں۔

۸۔ اس وقت انسانیت کو امن و آشتی کے ازلی، ابدی فطرتی اور مذہبی اصولوں سے روشناس کروانا نہایت ضروری ہو چکا ہے۔ بزمِ ہستی میں انسان فطرت کا ایک عظیم اثاثہ ہے۔ اس کی بھلائی اور بہبود کی خاطر ایک لاکھ چوبیس پچیس ہزار پیغمبران اللہ تعالیٰ نے اس جہان فانی کی عقدہ کشائی اور ان کی رہنمائی کیلئے بھیجے۔ ان کی حکمتوں کے نور اور ان کی اخلاقی قوتوں کی شمع کو روشن کرنا وقت کے درویشوں فقیروں، ولیوں، خدا مست مذہبی پیشواؤں اور ان کے مشعالچیوں کا کام ہے کہ وہ اس شمع کو روشن کریں۔ ان فرعونوں کی، مذاہب اور ان کی تعلیمات پر حکومتی سطح پر بالا دستی کو ختم کریں۔ دنیا میں مذاہب کی تعلیمات کی روشنی میں حکومتوں کو چلانے کیلئے قوانین وضوابط مرتب کریں۔ تاکہ انسانیت ان معاشی اور معاشرتی دہشت گردوں اور بے رحم انسانیت کے قاتلوں سے اور ان کے جمہوریت کے فرعونی نظام اور سسٹم سے نجات حاصل کر سکیں۔ ملکوں کی قیادت مذہبی نظریات کے پیشواؤں اور مذہبی اخلاق واقدار کی تہذیب کو ترقی دینے والوں کے پاس ہو۔ تو پوری انسانیت اور مخلوق خدا اور یہ جہان رنگ وبو، ان جمہوریت کے پیروکاروں کی طرز حیات اور ان کی پیدا کی ہوئی نفرتوں اور جنگوں کی مہلک بیماریوں سے شفا پا سکتا ہے۔ مذہبی تعلیمات اور اس کے اصول وضوابط کو رائج کرنے سے انسانیت میں محبت کے روشن چراغ پھر سے جلائے جا سکتے ہیں۔ اور فرعونی جمہوریت کے تعلیم وتربیت کے گھپ اندھیروں کو روشنیوں میں بدلا جا سکتا ہے۔

۹۔ جہاں تک امریکہ اور پورے مغرب کے ترقی یافتہ ممالک کی معاشیات اور ان کی خوشحالی کا تعلق ہے۔ وہ اسلحہ سازی کی صنعت سے وابستہ ہے۔ جب تک دنیا کے ممالک میں زیادہ سے زیادہ جنگیں اور انسانوں کا قتال نہ ہوگا۔ اس وقت تک ان کا اسلحہ کہیں بھی فروخت نہ ہوگا۔ یہ وہ نہیں چاہتے کہ ان کی اسلحہ سازی کی صنعت تباہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ اس صنعت پر وہ اپنی اجارہ داری قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ امریکہ اور ان کے حواری ایٹم بم بناتے جائیں تو جائز ہے۔ کوئی اور دوسرا **ملک** ایٹم بم بنائے یا نہ بنائے تو وہ مجرم اور شک کی بنا پر مجرم۔ وہ اسلحہ سازی کی برتری سے غیر ترقی یافتہ ممالک کی **تذلیل** کرتے جائیں تو حق بجانب۔ وہ کمزور ممالک پر حملے کر کے ان کو نیست و نابود کرتے چلے جائیں تو جائز۔ وہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کو تباہ کن اسلحہ فروخت کر کے اسلحہ کا توازن بگاڑ کر مصر، فلسطین، شام، اردن، کویت، عراق، سعودی عرب کی فوجی طاقت اور معاشیات کو اسرائیل جیسے **ملک** سے تباہ کروا دیں اور ان کے علاقہ پر قبضہ کروا دیں تو ایسا کرنا ان کے باطل، غاصب نظام کا حصہ۔ یہ عراق اور ایران اور کویت کو اسلحہ کی سپلائی کر کے ان ممالک کی معاشی قوت ایک رہزن کی طرح لوٹتے رہیں۔ اور ان کی افرادی قوت کو جنگ کا ایندھن بناتے رہنا ان کی روزمرہ سیاست کا حصہ ہے۔ اے جمہوریت کی تہذیب کے عظیم سیاسی ظالمو! بے رحم لیڈرو! کوسووا اور بوسنیا کے مسلمانوں کا اجتماعی قتل کر کے انکی اجتماعی قبریں بناتے رہنا۔ اس کے علاوہ غیر ترقی یافتہ اور

اسلحہ سے محروم اقوام کے قتال کے تم ایک عظیم فاتح ہو۔ یہ انڈونیشیا کی مسلم سٹیٹ سے عیسائی صوبہ آبادی کی بنیاد پر الگ کر کے ان کی حکومت قائم کر دیں تو یہ یواین او کے اصولوں کی جیت۔ اگر کشمیر پر ہندوستان کی ریاستی دہشت گردی اور کشمیر کے اسی نوے ہزار افراد کا قتال ہو جائے تو وہ ہندوستان کا حق۔ دنیا میں ایسی آزادی کی جنگ لڑنے والی اقوام کو اور اسی طرح کشمیریوں کو دہشت گرد کہنا ان کی جمہوریت کے نظریات کی ماتم سوزی کے منہ بولتے ثبوت ہیں۔

۱۰۔ پاکستان کی امریکہ کے ساتھ تاریخ ساز دوستی۔ جس میں پاکستان کا چین سے امریکہ کی دوستی قائم کروانے کا عظیم کارنامہ۔ روس جیسی عالمی طاقت کے ساتھ امریکہ کی پالیسی کی بنا پر دشمنی مول لینا اور اس کی کھلے عام مخالفت کرنا پاکستان کا ایک انمول کردار ہے۔ اسی بنا پر روس اور ہندوستان کا دفاعی معاہدہ معرض وجود میں آیا۔ اور پاکستان کی بقا کو خطرے میں ڈالنا ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ امریکہ کا مشرقی پاکستان کو ہندوستان سے مل کر بنگلہ دیش بنوانے کا عمل اور پھر پاکستان کے ساتھ دوستی کا دعویٰ۔ ایسے منافق، عدل کش، ظالموں، قاتلوں کا مذہب کے ساتھ کیسا تعلق۔ مذہب کے باغیوں اور جمہوریت کے پرستاروں کی تیار کردہ مہذب تہذیب کا مختصر خاکہ تیار ہے۔ کہ وہ انسانیت کے ساتھ دھوکہ اور مخلوق خدا کو بغیر کسی جواز کے دنیا کی برتری اور مادی خوشحالی کی خاطر ان کا قتال کرتے چلے آرہے ہیں۔ یا اللہ۔ ۔۔ اپنے مقبول ومحبوب پیغمبران کے طفیل ان کے مذاہب کے پیروکاروں اور ان کے مذہبی پیشواؤں کو خدا کے کلام اور ان کی تعلیمات پر فرعونی دانشوروں کے کلام اور ان کی تعلیمات پر بالادستی عطا فرما۔ اور اس احساس زیاں کے المیہ کا شعور بخش۔ تاکہ الہامی روحانی مذہبی تعلیمات کے اجڑے گلستان میں صداقت وشرافت، ادب ومحبت، اعتدال ومساوات، صبر وبرداشت، احترام وعزت اور پیار وشفقت جیسے ازلی ابدی روحانی بہترین اخلاق اور عمدہ اقدار کی توفیق کو انسانیت میں بحال فرما۔ اے اللہ۔ اس دنیا کے چمن میں نور کا اجالا کر دے۔ یا اللہ تاثیر کا سائل ہوں۔ ان الفاظ کو تاثیر عطا فرما۔ آمین

۱۱۔ مغربی تہذیب وتمدن کے شاہکار، ان ممالک کے اتحادی سیاستدان اور حکمران ہر دور میں انسانیت پر ظلم وستم، قتل وغارت، جبر وتشدد اور ہر قسم کے گھناؤنے مظالم اور اذیتوں کی نرالی تاریخ مرتب کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ وہی مغربی ممالک اور اسی نسل کے سیاستدان اور حکمران ہیں جو نسل در نسل جمہوریت کے سائے تلے دولت اور اقتدار کے حصول کی جنگیں لڑتے چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے جرمن، جاپان کو نیچا دکھانے کیلئے ایٹم بم کا استعمال دنیا میں پہلی مرتبہ کیا۔ ان ہولناک بموں کو ہیروشیما اور ناگاساکے شہروں پر پھینکا گیا۔ لاکھوں انسانی جانیں خاکستر ہوئیں۔ ان بستیوں میں درند، چرند، پرند کا نام ونشان ختم ہوا۔ ان شہروں کے گردو پیش کے علاقے بری طرح متاثر ہوئے۔ ان کی نسلیں آج تک مفلوج پیدا ہوتی چلی آرہی ہیں۔ جرمن قوم کے بچوں، بوڑھوں، جوانوں، کو چن چن کر ختم کیا گیا۔ مستورات کی بے حرمتی کی انتہا کر دی۔ جرمن قوم کے ساتھ جو ظلم اور ان کا قتال عام کیا۔ اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ان کے آٹھ سال کے بچوں سے لے کر اسی سال کے بوڑھوں تک کو بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا۔ یہ اقوام اپنے ظالم دشمنوں اور اپنے آباؤاجداد کے بے رحمانہ قتال کو کیسے بھول سکتی ہیں۔ ان کی دشمنی اور انتقام کی آگ ہر وقت ان کے سینوں میں بھڑکتی رہتی ہے۔ انہوں نے ان کے مردوں کے قتال پر ہی اکتفانہ کیا۔ بلکہ ان کی مستورات کی بے حرمتی کی انتہا کر دی۔ جسمانی اور جنسی تشدد ان کے بھائیوں اور ان کے بزرگوں کی موجودگی

میں کرتے رہے۔ان کی نسل کو بری طرح ختم کیا گیا۔یہ جنگ کوئی عیسائیت یا کسی مذہب یا خدا و بزرگ و برتر یا پیغمبر ان کی تعلیمات یا ان کے احکام کی بالا دستی کو قائم کرنے کے لئے ہرگز نہیں لڑی گئی تھی۔وہ تو ان ممالک کے سیاستدانوں حکمرانوں کے ذاتی عناد، چپقلشوں، رنجشوں اور دنیا پر بالادستی قائم کرنے کے لئے لڑی گئی۔

۱۲۔ اس جنگ میں تمام ممالک کے عوام بے گناہ، بے بس اور بے قصور تھے۔یہ بدنصیب سیاستدان اور اقتدار کے بھوکے حکمران اپنے عناد کی تسکین اور اپنی فرعونی خواہشات کی تکمیل اور ذاتی رنجشوں کے لئے لڑتے رہے۔جو قیامت جرمن اور جاپان کی اقوام کے مرد و زن پر گذر گئی۔اس کی بدترین مثال اس سے قبل دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔امریکن اور مغربی اقوام اور ان کے اتحادی حقائق کو مسخ کر کے دنیا بھر کے عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالتے چلے آ رہے ہیں۔ان کی تاریخ کا ورق ورق ان کے جھوٹ، ان کے مکروفریب، ان کے بے بنیاد الزامات، ان کے فرعونی ظالمانہ طرز عمل۔ان کا کمزور ممالک کے معصوم عوام کا بے گناہ قتال۔ان کا انسانیت کش جدید اسلحہ کا استعمال ان کے کردار کا حصہ بن چکا ہے۔ان بین الاقوامی دہشت گردوں یا انسانیت کے قاتلوں کے خلاف ان کی غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے ہتھیار اٹھائے وہ لوگ باغی اور دہشت گرد۔جو ان کی اسلحہ سازی کی اجارہ داری کو توڑے وہ اقوام اور عوام بھی دہشت گرد۔انہوں نے یو این او کا دنیا میں عدل و انصاف کو قائم کرنے اور جنگوں کو ختم کرنے کے لئے جو ادارہ قائم کر رکھا ہے۔اس ادارے کا مقصد کمزور اقوام کو انصاف دلانا یا ان کے خلاف جنگ کو روکنا نہیں۔بلکہ وہ ادارہ تو کمزور اقوام کو اپنے شکنجوں میں جکڑنے کیلئے اور انصاف کو کچلنے کے لئے بنایا گیا ہے۔یہ ادارہ دنیا بھر میں ان کے ظلم و بربریت، ان کے جائز و ناجائز مقاصد کی تکمیل کا ایک اہم جز بن چکا ہے۔دنیا بھر کی اقوام اور ان کی اپنی عوام اور پوری انسانیت کو سوچنا ہوگا۔کہ ان کے اس نظام اور سسٹم کے سحر کو کیسے توڑنا اور اس کے اثرات کو دنیا سے کیسے ختم کرنا ہے۔اب گلوبل لائف کا دور ہے۔پوری دنیا ایک شہر بن کر ابھری ہے۔اس گلوبل لائف کے پاس ایک بین الاقوامی اجتماعی شعور ہے۔یہاں اقوام کا اچھا برا کردار ناپا، تولا اور پرکھا جاتا ہے۔یہاں دھوکہ بازی کی ہر سیاسی چال ہر ملک، ہر قوم اور ہر انسان پر واضح ہوتی جاتی ہے۔اب ان کی پہچان کرنا، ناممکن نہیں رہا۔ان کے خلاف ایک گلوبل تحریک چلنے والی ہے۔جو ان کی معاشی تباہی کا باعث بنے گی۔اور تاریخ کے اوراق ان کو دنیا کی بدترین درندہ صفت اقوام کی لسٹ میں لا کر کھڑا کر دیں گے۔یا اللہ۔اس ابن مریم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر ان کے صدقے رحم فرما۔یا اللہ۔اس عظیم امت کو روح القدس کی تعلیمات اور ان کے نظریات کی آغوش رحمت میں لے جا۔آمین۔ان کو جمہوریت کے فرعونی حکمرانوں اور سیاست دانوں سے نجات دلا۔آمین، ثم آمین۔

۱۳۔ امریکہ اور اس کے مغربی اتحادیوں کے دانشوروں، سکالروں اور صاحب بصیرت میڈیا کے ارکان، نیک دل سیاستدانوں، مذہبی پیشواؤں، روحانی عظیم ہستیوں کو غور کرنا ہوگا۔فکر سے کام لینا ہوگا۔اس جہان فانی کے حقائق سے خاص کر عیسائیت کے پیروکاروں اور دنیا کی پوری انسانیت کو آگاہ کرنا ہوگا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات، ان کے ضابطہ حیات، ان کے اخلاقی نصاب، ان کی بتائی ہوئی آسمانی اقدار، ان کی عبادات، ان کے عدل و انصاف کے پیمانے، ان کے رحیمی کریمی کے آداب، ان کا مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک، ان کا دکھوں، دردوں، اذیتوں اور مصیبتوں میں مبتلا اور پھنسے ہوئے انسانوں کو راہ نجات کے راستوں کی نشاندہی، ان کا بیماروں کو

شفاعطا کرنے کافلسفہ،ان کادنیا کی بےثباتی کادرس،ان کے بتائے ہوئے خداوندقدوس کی قربت کے اصولوں کوانسانیت میں بحال کرنا اوران کویاددلانا،روح القدس کےمعجزات سے متعارف کروانا انسانیت کی نجات کاایک بنیادی اورآخری ذریعہ ہے۔

۱۴۔ یادرکھو۔۔یہ اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک سرکاری سطح پرانجیل مقدس اورروح القدس جیسی طیب اورمطہر پیغمبر کے ضابطہ حیات کی ان کے ممالک میں بالادستی قائم نہیں کی جاتی۔انہوں نے مذہب اورمذہبی پیشواؤں اورحضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے فرزندان کوکلیساوگرجاکے عبادات کے پنجروں میں مقیدکررکھاہے۔جمہوریت کے سائے تلےانہوں نے مادہ پرستی اوراس کے حصول کیلئے قتل وغارت کاکلچررائج کررکھاہے۔جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مادیت پرستی کے بت کوپاش پاش کیا۔انسانوں پرجبراورظلم کے اقتدارکی بجائے روحانیت کے دلوں کوتسخیرکرنے والی روحانی اقتداراوراقتدارکاخدائی نظام عطاکیا۔نمرود،شداد،ہامان اورفرعون کے نظام کو صرف ایک خدائی نائب یعنی پیغمبرحضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے باطل،غاصبانہ اورظالمانہ نظریات اوراعمال اوران کےطرزحیات کو مسخرکیا۔نیکی کوبدی پرمسلط کردیا۔انسانی قلوب ذکروفکر،عاجزی اوریادالٰہی کے خمرے بن گئے۔انسانیت کوروحانیت کی آغوش میں امن اورسلامتی کی پناہ نصیب ہوئی۔وہ معجزات کی بارشیں برساتے رہے۔خیراوربھلائی کے خزانے لٹاتے رہے۔ان کی گفتارمیٹھے سخنوں سے لبریزاوران کاکرداراخوت ومحبت کے جذبوں اورعمل سے سرشار۔ان کے پیروکارعبادت اورخدمت خلق میں جنون کی حدتک محواوردنیا میں مشنری فرائض اداکرنے کے وارث۔یہ تو ابن مریم روح القدس کے کردارکی پہچان ہے۔ان کے اعمال اورکردارکے وارثوں کوہی کرسچن یاعیسائی کہاجاسکتاہے۔فرعون کے ایجنٹوں نے اپنانام بدل کرعیسائیت کو جمہوریت کالباس پہنالیاہے۔یہ مذاہب کے منافق عیسائیت کی تعلیم اورنظریہ حیات کوسرکاری سطح پرمنسوخ کرکے اس کی روح کومسخ کرچکے ہیں۔

۱۵۔ لیکن جمہوریت کےنظریات کے پیروکاروں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس کتاب کی روحانی،الہامی اورآسمانی تعلیمات،ان کےنظریات،ان کی طرزحیات،ان کی عبادات،ان کی مہرومحبت،ان کی خدمت وادب کی عمارت کوریزہ ریزہ کردیا۔انہوں نے مذہب کی سرکاری سطح پرملکوں میں بالادستی ختم کردی۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کوجمہوریت کے سیاسی دانشوروں،سکالروں پر مشتمل ممبران کی اسمبلیوں کے حکمرانوں کے رحم وکرم اورسپرداری میں دے دیاگیا۔انہوں نے ان کے الہامی نظریات اوراصولوں کوپس پشت ڈال دیا۔جمہوریت کےفرعونی نظریات کومستقل بنیادوں پرحکومتی سطح پرنافذکرکے عیسوی نظریات کے پیروکاروں کوجمہوریت کے فرعونی نظریات کی تعلیم وتربیت کے کینسرمیں مبتلاکردیاہے۔وہ جمہوریت کی شکل میں عیسائیت کے مذہب کے پیغمبربن کرایسے ابھرے کہ انہوں نے ابن مریم اوران کی تعلیمات اورنظریات کونگل لیا۔عیسائی ملت جمہوریت کےفرعونی نظریات اوران کی تعلیم وتربیت میں گم ہوتی چلی گئی۔وہ انسانیت کے زخموں پرمرہم لگانے اوربیماروں کی تیمارداری کرنے والےاوران کوشفابخشنےوالے۔مخلوق خدا کی خدمت اور ادب کرنے والے،انسانیت کودکھوں اوراذیتوں سے نجات دلانے والے،انسانیت کواخوت کادرس دینے والے،نیکی اوربھلائی کومخلوق خدا میں پھیلانے والے،شرکوصفحۂ ہستی سے مٹانے والے،محبت کی خوشبوکوکون ومکاں میں پھیلانے والے،انسانیت کے دلوں کوتسخیرکرنے

والے انمول اصولوں اور لازوال انجیل شریف کے مقدس اور فلاحی الہامی ضابطوں پر مشتمل نظریات اور اعمال کو سرکاری سطح پر منسوخ کر دیا ۔جس کی وجہ سے عیسائیت کے مذہب کا پھیلاؤ رک گیا۔ دلوں کو مسخر کرنیوالا روحانی علم اس امت اور پوری انسانیت پر بند کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے عیسائیت روحانی اور الہامی زوال کی منازل طے کرنے لگ پڑی۔ عیسائیت کے روپ میں ان کے منکر اور منافق سیاستدانوں اور حکمرانوں نے عیسائیت کے نورانی ضابطہ حیات اور نظریات کی بجائے جمہوریت کے باطل، غاصب فرعونی ضابطہ حیات اور اس کے نظریات کو مذہب کی تعلیمات پر بالادستی دے کر اپنے اپنے ممالک میں جمہوریت کے کالے ضوابط رائج کرتے چلے گئے۔ جس کی وجہ سے جمہوریت کے نظریات کا کلچر، اسکی تعلیمات، اسکے تعلیمی ادارے بتدریج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی، الہامی اور آسمانی نظریات پر مشتمل مذہبی ضابطہ حیات کے تمام اصول وضوابط، اقدار اور کردار کو نگلتے چلے جارہے ہیں۔ عیسائیت کا گلستان جمہوریت کے رہزنوں نے اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔ عیسائیت کے پیشواؤں، مفکروں، مدبروں اور اہل بصیرت روحانی دیدہ وروں کو اس فتنہ کا تدارک کرنا ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح القدس کی مقبولیت اور تعلیمات کو مسخ کیے جارہے ہیں۔ یا اللہ عیسائیت کو منافقت کی زندگی سے نجات دلا۔ امین

۱۶۔ عیسائیت کے منکر اور منافق اور جمہوریت کے متولی دنیا میں انسانیت کے قاتل کے وارث بن گئے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی طبیب اور مقدس ہستی کو دنیا میں بری طرح رسوا اور ان کی تعلیمات کے معجزات کو مسخ کر کے رکھ دیا۔ دلوں اور روحوں کو تسخیر کرنے والا علم اور عمل ان بے دین رہزن رہنماؤں، عدل کش سیاست دانوں اور مادہ پرست ظالم حکمرانوں نے اپنے اپنے ممالک میں اس کی برتری کو سرکاری طور پر منسوخ کر دیا۔ جس کی وجہ سے دنیا کی بے ثباتی کے آشنا مادیت کی دلدل میں پھنس کر رہ گئے۔ ترکِ دنیا اور انسانیت کیلئے بے ضرر عیسائیت کے پیروکار دنیا کے بدترین دہشت گرد، دھوکہ باز، منافق اور انسانیت کے قاتل بن کر ابھرے۔ انسانیت کو تباہ اور نیست و نابود کرنے والی اسلحہ سازی ان کی معیشت کا ذریعہ بن گئی۔ عیسائی دنیا میں ہر قسم کے قتل و غارت کے غاصب رہنما بن کر ابھرے۔ عیسائیت کے مذہبی پیشواؤں اور روحانی طبیب ہستیوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نظریات اور ان کی تعلیمات کے اصل معتقدین اور وارث ہیں۔ ان کو اس ظالم غاصب جمہوریت کے نظام اور نظریات کو روکنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ضابطہ حیات کی تعلیمات کی قندیلوں کو روشن و منور کرنا ہوگا۔ ان کے ممالک کے عوام کو پوری انسانیت اور مخلوق خدا کو خوفناک مہلک اسلحہ اور ایٹم بموں کے ٹکرانے کے بدترین عمل سے بچانا ہوگا۔ ورنہ یہ کائنات ایٹمی جنگ کے بعد خاکستر اور مخلوق خدا مسخ ہو کر رہ جائیگی۔ یا اللہ مخلوق خدا پر رحم فرما اور مذاہب کی تعلیمات اور نظریات کی منزل کا راستہ عطا فرما۔ امین

۱۷۔ یہ جمہوریت کے فرعون دنیا میں جنگ کے شعلے بھڑکا چکے ہیں۔ جس کے اثرات ملک ملک پھیلتے جارہے ہیں۔ کوئی بھی انسان گاڑی میں ہو یا جہاز میں، بازار میں ہو یا گھر میں، ان کے پیدا کردہ دہشت گرد اور خودکش حملہ آور ان معصوم اور بے گناہ انسانوں کا قتلِ عام کیے جارہے ہیں۔ ان کی اپنی ہی بیشتر خفیہ ایجنسیاں یہی قتل و غارت کا کام کرتی چلی آرہی ہیں۔ دنیا بھر کا امن عامہ یہ بدنصیب تباہ کر چکے ہیں۔ مذہبی پیشواؤں اور روحانی طبیب ہستیوں اور عیسائیت کے پیروکاروں کو اس نازک گھڑی میں اب غور و فکر کرنا ہوگا۔ جمہوریت کے غاصب ظالم، عدل کش نظام حیات سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے اور مذہب کی سرکاری بالادستی کے

نفاذ کیلئے رہنما اصول نافذ کرنا ہونگے ۔اس طیب، پاکیزہ فریضہ کو ادا کرنا ہوگا۔ اسلامی مذہبی نظریاتی قیادت اور عیسوی نظریاتی قیادت کے وارث قائد ہی جمہوریت کے فرعونی نظریات سے نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ یا اللہ تیرے گھر میں کسی قسم کی کمی نہیں ۔تو اپنی مخلوق پر رحم فرما۔ ہمیں شر کے عذاب سے نجات عطا فرما۔ دنیا کو امن و آشتی کا گہوارا بنا۔ آمین

OQASA